تنقید

آج کی تازہ خبر

خادم حسین

"اگر کسی نے دوبارہ میری ماں بہن کو گالی دی تو میں جواباً قائد ایوان کو گالیاں نہ دوں تو اپنے باپ کا نہیں۔" (شیخ رشید) قومی اسمبلی میں ننگی گالیاں اور ہنگامہ۔ عزیز میمن تمام حدیں پھلانگ کر شیخ رشید کی ماں بہن کے بارے میں بھی نازیبا الفاظ کہہ گئے۔ اس سے پہلے ذوالفقار مرزا نے شیخ رشید کیلئے چور ڈاکو لٹیرا اور قاتل کے الفاظ استعمال کئے۔ سپیکر نے کہا کہ یہ الفاظ گالیاں نہیں ہیں۔ (روزنامہ "خبریں"۔ ۱۴ جون ۱۹۹۴ء)

یہ خبر پڑھ کر مجھے ایک لطیفہ یاد آیا۔ فوج کے ایک آفیسر نے ایک جوان کو ترنگ میں آکر "اُلو کا پٹھا" کہہ دیا۔ جوان ابھی نیا نیا بھرتی ہوا تھا۔ ابھی اس کی انا اتنی زخمی نہیں ہوئی تھی۔ ورنہ ملازمت میں انسان کی عزت نفس، انا، آزادی رائے، سچ کہنے سننے کی عادت ختم ہو جاتی ہے۔ جوان کو بڑا غصہ آیا۔ واپس آکر اپنے جونیئر آفیسر سے کہا۔ "صاحب جی" نے مجھے گالی دی ہے۔ میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔" جونیئر آفیسر نے کہا "کیا گالی دی ہے۔ کیا بات ہے۔ مجھے تو بتاؤ" جوان نے کہا۔ "صاحب نے مجھے اُلو کا پٹھا کہا ہے۔ میں بدلہ لے کر رہوں گا۔"

جونیئر آفیسر نے کہا "آؤ صاحب سے بات کرتے ہیں۔ اس نے تمہیں گالی کیوں دی ہے۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔" جوان کو لے کر جونیئر آفیسر۔ صاحب کے پاس گیا۔ اس سے بڑے ادب سے بات کرتے ہوئے کہا۔ "صاحب! یہ جوان کہتا ہے آپ نے اسے گالی دی ہے۔ اُلو کا پٹھا کہا ہے۔"

صاحب نے دیکھا کہ جوان بڑے غصے میں ہے۔ اس نے بڑے تحمل سے کہا۔ "اُلو کا پٹھا" ہمارے ہاں ایک دوسرے کو ایسے ہی کہہ دیتے ہیں۔ اُلو کا پٹھا کوئی گالی نہیں ہوتی۔" جونیئر آفیسر نے جوان کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ "سنا تم نے۔ صاحب کہتے ہیں۔ اُلو کا پٹھا کوئی گالی نہیں ہے۔ تو بھی اُلو کا پٹھا۔ میں بھی اُلو کا پٹھا۔ صاحب بھی اُلو کا پٹھا۔ چلو، اُلو کا پٹھا کوئی گالی نہیں ہوتی۔"

مرحوم آغا شورش کاشمیری بروقت یاد آگئے ہیں ان کی یہ نظم کتنی حسب حال ہے۔

مجلسِ قومی میں ذکر لیلیٰ و مجنوں چلا — یار لوگوں میں بڑی سرکار کا افسوں چلا
بحث کے شور و شغب سے اک نیا مضمون چلا — منہ میں جو آتا ہے کہہ جاتے ہیں بے خوف و خطر

آج کی تازہ خبر

کارواں مفلوج میر کارواں بے بال و پر — خنجرِ حالات سے مجروح یارانِ سفر
ماورائے فہمِ انساں گردشِ شام و سحر — سرگراں ناگفتہ بہ حالات سے نوعِ بشر

آج کی تازہ خبر

لٹ گیا مرشد کے ہاتھوں ایک سادہ دل مرید — عشرۂ ماہِ محرم میں نشاطِ صبحِ عید؟

(بقیہ صفحہ ۴۲ پر)